سکول امپروومنٹ پروگرام (SIP)

سِپ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 3

مئی 2008ء

اس نیوز لیٹر کی اشاعت سکول امپروومنٹ پروگرام کے تحت سویڈش سٹوڈنٹس آرگنائیزشن (SSO) کی مالی معاونت سے ممکن ہوئی۔

جب مواقع ملتے ہیں

آج سے تقریباً تین سال قبل MIED نے جب سکول امپرومنٹ پروگرام پر کام شروع کیا تو مقصد سکولوں کے اندرونی ماحول کو بہتر بنانا اور بچوں کے سیکھنے کے عمل میں جدت پیدا کرنا تھا۔ تاکہ وہ اپنے سکولوں میں آنے والی بتدریج بہتری کا عملی نمونہ بن سکیں۔ بچے نہ صرف اپنے سیکھنے کے عمل میں بھرپور شرکت کے اہل ہوتے ہیں بلکہ اگر انہیں مناسب مواقع اور معاونت فراہم کیے جائیں تو وہ چیزوں کو زبردست انداز میں سیکھتے بھی ہیں۔

ایسی ہی معاونت اور مواقع فراہم کرنے کے لیے SIP پروجیکٹ سکولوں میں گاہے بگاہے ایسی سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا تاکہ بچے بلاخوف وخطر اپنی ان صلاحیتوں کا مظاہر کر سکیں جن کے اظہار کے لیے ان کے پاس مواقع کی کمی ہوتی ہے۔ اس دوران ان کے اساتذہ کا کردار بہت نمایاں رہا جنہوں نے اپنے محدود وقت و دیگر وسائل کی کمی کے باوجود ان سرگرمیوں کے انعقاد میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے بچوں کی بھرپور معاونت کی۔

SIP سیمینار، یوم آزادی، یوم قائد، یوم اقبال، یوم دفاع، بچوں کے حقوق کا عالمی دن اور کان نمک کھیوڑہ کا مطالعاتی دورہ اور ریڈیو پروگرام وہ چند سرگرمیاں ہیں جن کے انتظام وانعقاد میں وہالی زیر، ڈھاب خوشحال، ڈھوک ودھن، ناڑا مغلاں، ڈیرہ راجگان، موہن کھیالہ اور ڈھوک برج کے سکولوں کے طلباء اور طالبات نے بھرپور حصہ لیا۔ ان مواقع پر بچوں نے اپنی کئی طرح کی خوبیوں اور مہارتوں کا اظہار کیا جس کا اندازہ شاید ان کے اساتذہ اور والدین کو نہیں تھا۔ خود بچوں کو بھی ایک دوسرے کے بارے میں جاننے کا بھرپور موقع ملا۔ ڈرائینگ، تقاریر، ملی نغمے، ٹیبلو، ڈرامے، مقامی تہواروں اور لوک گیتوں کی پیشکش یہ وہ تمام سرگرمیاں تھیں جن کے دوران بچوں نے اپنی مختلف ذہانتوں کا مظاہرہ کیا۔

بچوں کو کئی طرح کے تجربات ہوئے مثلاً مل کر کام کیسے کیا جاتا ہے، نئی چیزوں اور جگہوں کے بارے میں جاننے کے لیے سوالات کیسے کیے جاتے ہیں، دوسروں کی کارکردگی کو اہمیت کس طرح دی جاتی ہے، دوسروں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا اور کمرہ جماعت سے باہر مشکلات کا حل کیسے نکالا جاتا ہے۔

ان سرگرمیوں کے انعقاد سے جہاں ایک طرف بچوں، والدین اور ان کے اساتذہ کی شمولیت اور کارکردگی میں اضافہ ہوا وہیں اس سوچ نے بھی جنم لیا کہ اگر ہم بچوں کے تجربات میں اضافہ کرنے کے لیے اسی طرح کی سرگرمیوں کا انعقاد کرتے رہیں تو نہ صرف بچوں کے سیکھنے کے عمل میں جدت آئے گی بلکہ سکولوں کے ماحول میں بھی ایک ایسی بہتری آئے گی جہاں وہ اپنے سیکھنے کے عمل میں بخوشی شریک ہوں گے۔

بشرہ ناہید (سینئر ٹیچر ایجوکیٹر)

پیار کی زبان

فرح نایاب پانچویں جماعت میں پڑھتی ہے اسے اپنی ہیڈ ٹیچر سے بہت پیار ہے ۔ہیڈ ٹیچر کے پاس بیٹھنا،ان سے باتیں کرنا اُسے اچھا لگتا ہے۔ہوم ورک چیک کراتے ہوئے اپنی مہربان ٹیچر کو دیکھ کر مسکرانا اس کا معمول ہے ، پڑھائی کے علاوہ روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے واقعات ان کے گوش گزار کرنا بھی اس کا دل پسند مشغلہ ہے۔فرح کو اپنی ٹیچر سے اتنا اُنس کیوں ہے ؟استاد اور طالبعلم کے درمیان اپنائیت کا یہ رشتہ کیسے استوار ہوا؟

ہوا یوں کہ فرح نے کچھ عرصہ سے سکول چھوڑ دیا تھا وجہ یہ تھی کہ ایک دوسری ٹیچر نے کسی بات پر اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر دی۔جب ہیڈ ٹیچر کو اس کی مسلسل غیر حاضری کا علم ہوا تو اس نے سوچا کہ فرح کی ساتھی طالبات کے ساتھ اس کے گھر جانا چاہیے اور پتہ لگانا چاہیے کیا آخر وہ سکول کیوں نہیں آرہی۔جب SRC کے بچے اور ٹیچر فرح کے گھر گئے تو اس نے انکو دیکھتے ہی اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا۔وہ سکول نہیں جانا چاہتی تھی،وہ ڈر گئی کہ یہ لوگ کہیں اسے دوبارہ سکول نہ لے جائیں۔ٹیچر اور بچوں کو مایوس واپس لوٹنا پڑا۔ایک دن گاؤں میں کوئی فوت ہو گیا اور ماتم والے گھر فرح کا ٹیچر اور سکول کے دوسرے بچوں سے آمنا سامنا ہو گیا۔ہیڈ ٹیچر اور دوسرے بچوں کی بات چیت سے بالآخر فرح سکول آنے پر راضی ہو گئیں۔

اس سے پہلے بھی فرح نے ایک دفعہ سکول چھوڑا تھا جب وہ کلاس چہارم کی طالبہ تھی اور ایک دفعہ اس سے بھی پہلے جب اس کی ماں نے یہ کہا ''مجھ سے تمہارے چھوٹے بہن، بھائی نہیں سنبھالے جاتے ہیں، میں ان کو سنبھالوں یا گھر کے دوسرے کام کروں''اور اس طرح فرح نے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال کے لیے سکول جانا چھوڑ دیا۔اس وقت بھی ہیڈ ٹیچر کی کوشش تھی کہ وہ سکول نہ چھوڑے اور اپنی تعلیم مکمل کرے۔اب کی طرح اس وقت بھی بچوں اور ٹیچر نے ملکر اس کو سکول آنے پر آمادہ کر لیا تھا۔

فرح جیسی بچیوں کی تعلیم کے رستے میں بہت سی رکاوٹیں ہیں۔ والدین کی غلط ترجیحات یا پھر ٹیچر کی ڈانٹ ڈپٹ جسکے سامنے بے بس ہو کر بچے ایسے فیصلے کرتے ہیں کہ اُنھیں اپنی تعلیم کو خیر باد کہنا پڑتا ہے۔

اگر ہمارے سکولوں میں اساتذہ اور بچے فرح کی ہیڈ ٹیچر جیسا کردار ادا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ بچے ہنسی خوشی سکول نہ آئیں۔بچوں کو پیار و محبت کی ضرورت ہوتی ہے جس سے ان کو مائل کیا جا سکتا ہے۔والدین اور اساتذہ کو بچوں کے حوالے سے ترجیحات کا تعین کرتے وقت بہت سوچ سمجھ سے کام لینا چاہیے اور رویوں کے معاملے میں تو بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے۔ پیار بھرے رویے جہاں اُن میں اپنے اساتذہ سے اُنس اور لگاؤ پیدا کرتا ہے وہیں بے جا ڈانٹ ڈپٹ سے وہ دل برداشتہ بھی ہو جاتے ہیں جس کی بناء پر ان کا سیکھنے کے عمل سے تعلق ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جاتا ہے۔

مہتاب زہراء (ٹیچر ایجوکیٹر)

نشانِ منزل

''میں بڑی ہو کر ٹیچر بنوں گی''، ''میں بھی ٹیچر بنوں گی''، ''میں ڈاکٹر بنوں گی''۔ یکے بعد دیگرے تمام بچیاں خوشی سے اپنی خواہش کا اظہار کر رہی تھیں۔ مستقبل کی یہ منصوبہ بندی اس وقت دیکھنے میں آئی ہے جب گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میانی میں Inspirational Day کا انعقاد ہوا۔اس پروگرام کا مقصد اسی گاؤں کی ان شخصیات کو سکول میں بلا کر بچوں کے لیے عملی نمونہ پیش کرنا تھا جنھوں نے اسی گاؤں کے گورنمنٹ سکولوں سے تعلیم حاصل کی اور معاشرے میں اپنا مقام بنایا۔اس پروگرام کا بنیادی مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی اور مستقبل کے لائحہ عمل کے لیے مشعلِ راہ شخصیات سے تعارف تھا۔

سکول کی ٹیچر اور سکول کونسل کے ممبرز نے مل کر تین مختلف شخصیات کی نشاندہی کی اور انھیں سکول آنے کے دعوت دی۔ حالانکہ یہ گرمیوں کی چھٹیوں کے دن تھے لیکن ہمیں اس وقت خوشگوار حیرت ہوئی جب ہماری نظر بچوں سے کھچا کھچ بھرے سکول پر پڑی۔تمام بچے رنگ برنگے لباس میں ملبوس، چمکتے چہروں کے ساتھ سکول میں موجود تھے۔سکول کونسل کے ممبرز اور کچھ مائیں بھی اس موقع پر موجود تھیں۔

چند لمحوں کے انتظار کے بعد مہمانانِ خصوصی سکول میں تشریف لا چکے تھے اور حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کھلکھلاتے بچوں اور سکول کا مشاہدہ کر رہے تھے کیونکہ یہ ان کے لیے سکول میں آنے کا پہلا موقع تھا۔ بچے بھی اپنے گاؤں کے لوگوں کو سکول میں دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔بچوں نے اپنے علم کے مطابق مہمانانِ خصوصی کا تعارف کروایا۔

طٰہٰ جلیل لکی صاحب سترہ سال سے گورنمنٹ بوچھال کلاں کالج میں ہسٹری کے پروفیسر ہیں اور میانی میں اپنا پرائیویٹ سکول بھی چلا رہے ہیں۔ بچوں کو اپنے زمانہ طالب علمی کا بتاتے ہوئے انھوں نے کہا، ''میں نے ملحقہ سکول سے پرائمری تک پڑھا۔جب میں پہلی دفعہ سکول گیا تو مجھے اپنا رنگ برنگا قاعدہ بہت اچھا لگا۔ ہمارے زمانے میں بچوں کے ساتھ استاد کا رویہ آپ

کے اساتذہ کی طرح دوستانہ نہیں ہوتا تھا۔ اساتذہ کی دہشت بچوں کو بولنے کا حوصلہ نہ دیتی تھی"۔ بچوں کو محظوظ کرتے ہوئے وہ بولے۔ "ہمارے استاد کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور میں انھیں دیکھ کر ڈر جایا کرتا تھا"۔ اس جملے پہ بچے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔

دوسرے مہمان خصوصی امیر بخش صاحب تھے۔ وہ فوج سے صوبیدار میجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور آج کل اپنے گاؤں میں جنرل سٹور چلا رہے ہیں اسی وجہ سے بچے ان سے کافی مانوس نظر آرہے تھے۔ انھوں نے بچوں کو بتایا کہ معاشی حالات خراب ہونے کی وجہ سے انھیں تعلیم ادھوری چھوڑنی پڑی۔ لیکن انھوں نے ہمت نہ ہاری اور میانی کی سڑکوں کے گرد پودے لگا کر پیسے جمع کئے تا کہ دوبارہ سکول میں داخلہ لے سکیں۔ انھوں نے اپنی زندگی کو مثال بناتے ہوئے کہا کہ پیسہ تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں۔ انھوں نے بچوں کو اپنی کتابیں دکھائیں جو پرانی ہونے کے باوجود اچھی حالت میں تھیں۔ آخر میں انھوں نے بچوں کو وقت کی پابندی، والدین اور اساتذہ کا احترام اور کتابوں سے پیار کرنے کی تلقین کی۔

تیسرے مہمان محمد عباس صاحب نے انگلش میں ایم اے کیا ہے اور پچھلے تقریباً دو سال سے اسلام آباد میں پڑھا رہے ہیں۔ انھوں نے بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا "آپ کو ناکامیوں سے مایوس نہیں ہونا چاہیے میں خود میٹرک میں انگلش کے مضمون میں فیل ہو گیا تھا لیکن میرے استاد نے میری حوصلہ افزائی کی اور آج انگلش میں ایم اے ہوں۔ اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے انھوں نے کہا "استاد کی حوصلہ افزائی بچے کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے"۔ پروگرام کے اختتام پہ بچوں نے اپنے مہمانوں سے وعدہ کیا کہ وہ ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور ان کی طرح کسی بڑے مقام پر پہنچ کر دکھائیں گے۔

صاعقہ شبیر اسسٹنٹ کمیونٹی موبلائزر

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اقبال ڈے کے موقع پر والدین کی بچوں کے بنائے ہوئے مٹی کے ماڈلز میں دلچسپی

ماچس کی تیلیوں سے ریاضی کی سوچ

تدریس ریاضی کا ایک اہم مقصد طلباء میں سوچنے اور غور و فکر کرنے کی عادت پیدا کرنا ہے۔ مقرون (Concrete) اشیاء ، مختلف طرح کے کھیل اور پزل بچوں میں ریاضی کی سوچ کو پروان چڑھانے میں بڑی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ذیل میں چند اسطرح کی سرگرمیوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو کہ ماچس کی تیلیوں کی مدد سے کی جا سکتی ہے۔

سرگرمی ۱: کسی ایک تیلی کی ترتیب بدل کر ذیل کی مساواتوں کو درست کریں۔

(۱)

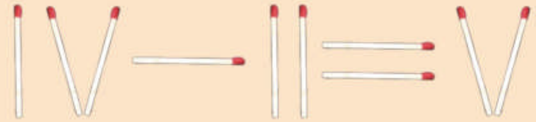

(۲)

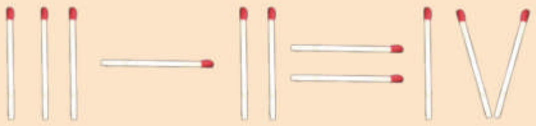

(۳)

سرگرمی ۲: دو تیلیوں کی ترتیب اسطرح بدلیں کہ چار مربع حاصل ہو۔

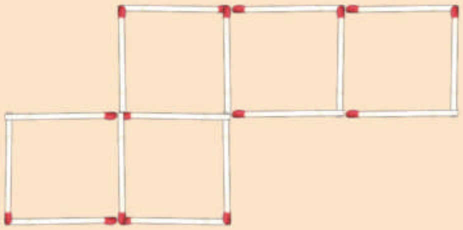

سرگرمی ۳: تین تیلیوں کی ترتیب اسطرح بدلیں کہ پانچ مثلثیں حاصل ہو۔

سرگرمی ۴: چار تیلیوں کو اسطرح نکالیں کہ چار مثلثیں حاصل ہو۔

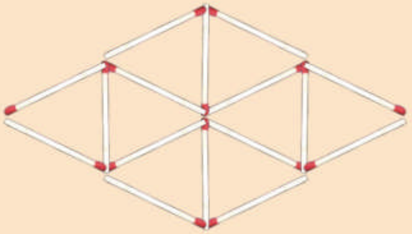

محمد یوسف۔ ٹریننگ آفیسر